۲ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:127)

کالے جادو کا علاج

- ہچکی کس کی طرف سے ہے؟ 06
- کیا مُحَرَّمُ الْحَرام میں صرف پانی کا شربت بنانا دُرست نہیں؟ 09
- ”وَالنَّاس“ نام رکھنا کیسا؟ 12
- کھلاڑی کس طرح دین کا کام کریں؟ 16

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کالے جادو کا علاج (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔** (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کالے جادو کا عِلاج

سُوال: کالے جادو کا کوئی توڑ بتا دیجیے۔

جواب: جادو کو لوگ ''کالا جادو'' کہتے ہیں حالانکہ جادو ہوتا ہی کالا ہے۔ اِسی طرح جادو کو لوگ ''میلا'' بھی بولتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسی نے ''میلا'' کروا دیا ہے۔ جادو اگرچہ ایک دوسرے پر کروایا جاتا ہے مگر ایسا بہت کم ہے۔ عام طور پر کچھ نقصان وغیرہ ہو جائے تو لوگ بولتے ہیں کہ کسی نے کچھ کروا تو نہیں دیا، پھر اس کے حل کے لیے باباجی کے پاس پہنچتے ہیں، اب اگر باباجی یہ کہیں کہ تم کو نفسیاتی اثر ہے تو بولیں گے: اِس باباجی کو کچھ آتا ہی نہیں جبھی تو یہ ہمیں پاگل بولتا ہے۔ پھر کسی اور باباجی کے پاس جائیں گے جس نے بڑا اندرانہ لینا ہے اور بولنا ہے: آپ پر بہت گہرا اور سخت جادو ہے جس کا توڑ تھوڑا مشکل ہے۔ اس کے توڑ کے لیے ایک کالی بھینس چاہیے ہوگی جس کے دونوں کان کاٹ کر مجھے قبرستان میں چوک میں دَفن کرنا پڑیں گے، مجھے اِس کام کے لیے آدمی بھیجنا ہوں گے جن کا اتنا اتنا خرچہ ہے لیکن پھر بھی گارنٹی نہیں کہ صحیح طرح جادو کا توڑ ہو جائے گا مگر مجھے اُمید ہے ہو جائے گا، میں اپنے مؤکل سے رابطہ کر کے ترکیب بناتا ہوں آپ کل آ جانا۔

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 12 ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے المدینۃُ العلمیۃ کے شعبہ ''ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت'' نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن حسن بن علی، ۳/۸۲، حدیث: ۲۷۲۹۔

www.dawateislami.net

اِس طرح کے باباجی کے بارے میں بولیں گے کہ یہ عامل پہنچا ہوا ہے، یہ بھینس کے کانوں کے ساتھ جادو کو قبرستان میں گاڑ دے گا۔ عوام کو ایسی باتیں سمجھ میں آجاتی ہیں اور اگر کوئی صحیح آدمی بول دے کہ بیماری ہے کوئی جادو یا جن کا اَثر نہیں تو لوگ بولتے ہیں اس عامل کو کچھ آتا ہی نہیں ہے۔

آجکل مُعاشرے میں ہر ایک دوسرے پر جادو کروانے کے بارے میں شک کر رہا ہے، حالانکہ زندگی میں آپ نے بھی کبھی کسی پر جادو نہیں کروایا ہو گا اور نہ ہی میں نے کروایا ہے، نہ یہ پتہ ہے کہ جادو کس طرح ہوتا ہے؟ اور نہ جادوگروں سے واسطہ پڑتا ہے مگر اس کے باوجود ایک دوسرے پر جادو کے اِلزامات لگائے جاتے ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ فلاں نے جادو کروا دیا ہے اور کبھی خالہ اور پھوپھی پر جادو کروانے کا اِلزام لگایا جاتا ہے، بہو تو ہوتی ہی گویا جادوگرنی ہے، چاہے بھانجی ہو یا بھتیجی، جب وہ بہو بن گئی تو اب وہ جادوگرنی ہے اگرچہ بے چاری نے کبھی خواب میں بھی جادو کو سمجھا نہ ہو کہ یہ کس طرح ہوتا ہے! ہمارے مُعاشرے میں یہ ناسور ہے کہ ایک دوسرے پر جادو کی تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔ یاد رَکھیے! بغیر کسی شرعی ثبوت کے کسی کے بارے میں یہ کہنا کہ اُس نے جادو کروا دیا ہے یہ تہمت ہے اور کہنے والے گناہ گار ہیں۔

بہر حال جادو کا وُجود ہے اور جادو کروایا بھی جاتا ہے مگر ہر دوسرا آدمی جادو نہیں کرواتا بلکہ ہزاروں لاکھوں میں سے کوئی اِکّا دُکّا جادو کرواتا ہے۔ آجکل دِیواروں پر اِس طرح کی چاکنگ کی ہوئی ہوتی ہے کہ فلاں بنگالی اور فلاں بابا جادو کا توڑ کرتا ہے، لوگ جادو کا توڑ کروانے کے لیے ایسوں کے پاس بھاگتے ہوں گے جو انہیں مزید توہمات میں مبتلا کر کے کہیں کا نہ چھوڑتے ہوں گے۔ یاد رہے! ایسے عامل دُکاندار ہوتے ہیں جو پیسے کھینچ رہے ہوتے ہیں اور انہیں آپ سے نہیں پیسوں سے ہمدردی ہوتی ہے۔

اگر کسی پر واقعی جادو ہو گیا ہے تو اس کے توڑ بھی موجود ہیں۔ مکتبۃ المدینہ نے **"بیمار عابد"** نامی ایک مَدَنی رسالہ شائع کیا ہے جس کے صفحہ نمبر 28 پر ہے: (1) لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 101 بار پڑھ کر سحر زدہ (یعنی جس پر جادو کیا گیا ہو اُس) پر دَم کر دیا جائے یا یہی لکھ کر دھو کر پِلا دیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ سحر (یعنی جادو) کا اَثر ختم ہو جائے گا۔ (2) مریض کے سر سے لے کر پاؤں کے انگوٹھے تک آسمانی رنگ کے گیارہ سوتی دھاگے ناپ لیجئے، اِن گیارہ دھاگوں کو دو مرتبہ تہ کر لیجئے، اَب

www.dawateislami.net

دھاگے کے سِرے پر ایک ڈِھیلی گرہ لگائیے پھر ایک بار سُوْرَۃُ الْفَلَق پڑھ کر اس گرہ میں پھونک ماریئے اور فوراً کَس دیجئے، اِسی طریقے پر گیارہ گرہیں لگانے کے بعد دھاگے کو دہکتے کوئلوں میں ڈال دیجئے۔ (گیس کے چولہے پر توا وغیرہ رکھ کر اُس پر بھی جَلا سکتے ہیں) اگر جادو ہوا تو بدبو آئے گی، جب تک بدبو آتی رہے روزانہ ایک بار یہ عمل کرتے رہئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔(1)

سال پورا ہونے سے کیا مُراد ہے؟

سُوال: سال پورا ہونے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے مگر سرمایہ دار طبقہ بلکہ مذہبی نظر آنے والے اَفراد کو بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے سال کے پورا ہونے سے کیا مُراد ہے؟ بالخصوص سرمایہ دار طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ رَمَضانُ المبارک میں زکوٰۃ دینا ہوتی ہے لہٰذا اِس حوالے سے راہنمائی فرما دیجیے۔

جواب: مشہور یہی ہے اور لوگ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ رَمَضانُ المبارک میں دینی چاہیے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یاد رکھیے! جب بھی کوئی صاحبِ نصاب ہو جائے اور زکوٰۃ کی شرائط پائی جائیں تو وہ تاریخ چاہے رَمَضانُ المبارک کی ہو یا مُحَرَّمُ الْحَرَام شریف کی، خواہ کوئی سا بھی مہینا ہو سال پورا ہونے پر زکوٰۃ فرض ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص مُحَرَّمُ الْحَرَام شریف کی دو تاریخ کو دوپہر کے بارہ بج کر بارہ منٹ پر صاحبِ نصاب ہوا تو اَب جب آئندہ سال مُحَرَّمُ الْحَرَام شریف کی دو تاریخ کو دوپہر کے بارہ بج کر بارہ منٹ ہوں گے تو اُس پر زکوٰۃ فرض ہو جائے گی جبکہ دورانِ سال نصاب بالکل ختم نہ ہوا ہو اگرچہ اس میں کمی بیشی واقع ہوئی ہو لہٰذا اَب اگر یہ شخص رَمَضانُ المبارک کا اِنتظار کرے گا کہ رَمَضانُ المبارک میں زیادہ ثواب ملتا ہے اِس لیے رَمَضانُ المبارک میں زکوٰۃ دوں گا تو گناہ گار ہو گا۔(2) زکوٰۃ کا وقت پورا ہوتے ہی اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو حقدار کو فوراً زکوٰۃ اَدا کرنی ہو گی۔ جو لوگ ٹکڑوں ٹکڑوں میں زکوٰۃ اَدا کرتے اور اپنے پاس بھیڑ لگا کر دس دس روپے بانٹتے ہیں، ہو سکتا ہے اِس طرح بانٹ کر وہ لُطف اُٹھاتے ہوں مگر اُن کا زکوٰۃ اَدا کرنے کا یہ طریقہ دُرُست ہونا

1 ...... بیمار عابد، ص۲۸۔

2 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیرھا وصفتھا وشرائطھا، ۱/۱۷۰ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ضَروری نہیں ہے۔ اگر کوئی رَمَضانُ المبارک میں اِس لیے زکوٰۃ دینا چاہتا ہے کہ ثواب بڑھ جاتا ہے تو وہ رَمَضانُ المبارک میں ایڈوانس میں زکوٰۃ دے سکتا ہے[1] مثلاً جو شخص مُحَرَّمُ الْحَرَام شریف کی دو تاریخ کو دوپہر کے بارہ بج کر بارہ منٹ پر صاحبِ نصاب ہونے والا ہے وہ تین مہینے پہلے رَمَضانُ المبارک میں ایڈوانس زکوٰۃ اَدا کر دے۔[2]

زکوٰۃ کی اَدائیگی کے لیے دِن مُعَیَّن کرنے کا طریقہ

سُوال: لوگوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے کہ جن کے بڑے بڑے کاروبار ہیں مگر انہیں اِس بات کا عِلم نہیں کہ وہ کب صاحبِ نصاب ہوئے؟ تو کیا وہ اپنا یہ ذہن بنا سکتے ہیں کہ وہ ہر سال یکم رَمَضانُ المبارک کو اپنے مال کی زکوٰۃ اَدا کریں گے؟

جواب: جی نہیں! اگر وہ رَمَضانُ المبارک سے پہلے مثلاً شَوَّالُ الْمُکَرَّم یا ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام میں صاحبِ نصاب ہوتے رہے تو اَب اگر یہ دس گیارہ ماہ بعد رَمَضانُ المبارک میں زکوٰۃ اَدا کریں گے تو گناہ گار ہوتے رہیں گے۔ انہیں ظَنِّ غالب کرنا چاہیے کہ اُن پر کس دِن زکوٰۃ فرض ہوئی تھی اور پھر جہاں اُن کا خیال جم جائے کہ اُن پر اس دِن زکوٰۃ فرض ہوئی تھی تو پھر وہ اسی دِن کے حساب سے زکوٰۃ اَدا کریں۔ یاد رکھیے! جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر زکوٰۃ کے ضروری اَحکام جاننا بھی فرض ہے۔ آجکل دُنیوی تعلیم تو بہت سیکھی جاتی ہے، اسکول، کالج اور یونیورسٹی بلکہ امریکہ اور جرمنی کے تعلیمی اِداروں تک کی ڈگریاں حاصل کی جاتی ہیں مگر نہیں سیکھی جاتی تو نماز نہیں سیکھی جاتی! وُضو نہیں سیکھا جاتا اور وہ ضَروری مَسائل نہیں سیکھے جاتے کہ جن کا سیکھنا فرض ہوتا ہے اور نہ سیکھنے کے سبب بندہ گناہ گار ہوتا ہے۔

(اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) لوگوں کو اپنی عمر میں پیش آنے والے 100، 100 واقعات شاید تاریخ اور وقت کے ساتھ یاد ہوتے ہوں گے مگر انہیں یہ یاد نہیں ہو گا کہ وہ کب صاحبِ نصاب ہوئے! دِینی معلومات کی اِتنی کمی ہے کہ ایک بار سفر کے لیے میں ائیر پورٹ پر تھا کہ ایک اسلامی بھائی میرے پاس آئے اور کہنے لگے: میں نے ایم بی اے کر لیا

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب الاول، ۱/۱۷۶۔

2 ...... زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے بھی ادا کی جا سکتی ہے، سال پورا ہونے پر اس مال کی زکوٰۃ دوبارہ فرض نہ ہو گی۔ ہاں مال میں اگر کمی زیادتی ہو گئی ہو تو اس کا حساب لگا لیں جتنی زیادہ بنے وہ سال پورا ہونے پر فوراً ادا کر دیں اور اگر مال کم ہو گیا تو جتنی زیادہ ادا کر دی گئی وہ دوسرے سال کی زکوٰۃ میں بھی شمار کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ اہلسنّت، احکامِ زکوٰۃ، ص ۱۵۰-۱۵۱)

www.dawateislami.net

ہے اور مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے آگے جا رہا ہوں اور یہاں میں آپ کے پاس دو تین دِین کی باتیں سننے اور سیکھنے کے لیے آیا ہوں، میری اُن سے سفر وغیرہ سے متعلق گفتگو ہوئی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ قصر نماز کیا ہوتی ہے؟(اِس پر اَمیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) دعوتِ اسلامی کے اِبتدائی دور میں جبکہ مَدَنی قافلے کی اِصطلاح نہیں تھی اور ہم مَدَنی قافلے کو ”وفد“ کہا کرتے تھے، میں اپنے ساتھ قافلہ لے کر پنجاب، سندھ اور بلوچستان جاتا اور خود ہی بیانات کیا کرتا تھا۔ نیز ایسا بھی ہوتا کہ ہم سندھ میں داخل ہوتے اور پھر اس کے مختلف شہروں جیسے حیدر آباد، سکھر، میرپور اور لاڑکانہ جاتے، بیانات کرتے اور پھر پنجاب میں داخل ہو جاتے، پنجاب میں داخل ہو کر صادق آباد، رَحیم یار خان اور خان پور کے علاقوں میں جاتے جہاں سرائیکی زبان زیادہ بولی جاتی ہے، وہاں اِجتماعات منعقد کرتے اور پھر بڑھتے بڑھتے لاہور جا پہنچتے اور پھر مزید سفر جاری رکھتے ہوئے خیبر پختونخواہ پہنچ جاتے اور وہاں بھی اِجتماعات منعقد کرتے۔ ان ہی دِنوں کی بات ہے کہ دَورانِ سفر ہمارے قافلے میں دَورۂ حدیث شریف کا ایک طالبِ عِلم بھی شامل ہو گیا، جب میں نے صبح نمازِ فجر کے بعد اسلامی بھائیوں میں اِعلان کیا کہ اِشراق کی نماز پڑھتے ہیں تو وہ دَورۂ حدیث شریف کا طالبِ عِلم میرے پاس آیا اور کان میں سرگوشی کرتے ہوئے پوچھنے لگا کہ نمازِ اِشراق کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟ حالانکہ وہ طالبِ عِلم مستقبل کا راہ نُما تھا مگر اس کو اِتنا پتا نہیں تھا کہ نمازِ اِشراق کی نیت کیسے کی جاتی ہے! ایسا لگتا ہے کہ شاید اُس نے کبھی اِشراق کی نماز پڑھی ہی نہیں تھی اور اِشراق کا نام پہلی بار سُنا تھا۔ یہ تو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت ہے کہ اَن پڑھ کو بھی پتا ہوتا ہے کہ اِشراق، چاشت اور اَوّابِیْن کیا ہے؟

اَوّابِیْن کے کیا معنٰی ہیں؟

سُوال: اَوّابِیْن پڑھنے والوں کی ایک تعداد ہو گی جنہیں اَوّابِیْن کے معنٰی ہی معلوم نہیں ہوں گے لہٰذا آپ اَوّابِیْن کے معنٰی بتا دیجیے۔

جواب: اَوّابِیْن اَوّاب کی جمع ہے۔ اَوّاب کے معنٰی ”توبہ کرنے والا، پلٹنے والا اور رُجوع کرنے والا“ ہیں۔ اَوّابِیْن اُن لوگوں کی نماز ہے جو رُجوع کرنے والے اور توبہ کرنے والے ہیں۔ عوام کو ”توبہ“ تو سمجھ میں آ جاتی ہے لیکن رُجوع سمجھ

www.dawateislami.net

میں نہیں آتا حالانکہ توبہ اور رُجوع دونوں ایک ہی ہیں۔ اگر مَدَنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مذاکروں میں شرکت کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عِلمِ دِین کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ ہاتھ آئے گا، مُطالعہ کرنے کا جَذبہ پیدا ہو گا، گناہوں سے نفرت پیدا ہو گی اور عمل کا شوق ملے گا۔

ہچکی کس کی طرف سے ہے؟

سُوال: جب ہچکی آتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ کوئی آنے والا ہے تو کیا یہ بات دُرُست ہے؟ نیز عوام میں یہ بھی مشہور ہے کہ چھینک اللہ پاک کی طرف سے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے، تو پھر ہچکی کس کی طرف سے ہے؟

جواب: جب ہچکی آتی ہے تو عموماً لوگ یہ بولتے ہیں کہ کوئی یاد کر رہا ہے مگر ایسا میں نے کسی کتاب میں پڑھا نہیں ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ہر وقت آدمی کو کوئی نہ کوئی یاد کر رہا ہوتا ہے اور شیطان تو تاک میں لگا ہی رہتا ہے۔ چھینک اچھی چیز ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی (جس کو پنجابی میں اوباسی بولتے ہیں) ناپسند ہے۔ جب کوئی شخص چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر یہ حق ہے کہ یَرْحَمُكَ اللہ کہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے، جب کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے، اُسے دَفع کرے (یعنی اس کو روکے) کیونکہ جب جماہی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔[1] یعنی خوش ہوتا ہے کیونکہ یہ کَسَل اور غفلت کی دَلیل ہے، ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے اور صحیح مسلم کی رِوایت میں ہے کہ "جب وہ (ہا) کہتا ہے شیطان ہنستا ہے۔"[2] جب چھینک آئے تو دُعا مانگنی چاہیے کہ اُس وقت دُعا مانگنا سُنَّت ہے اور مانگی جانے والی دُعا قبول بھی ہوتی ہے۔[3] ڈکار اچھی چیز نہیں بلکہ ایک طرح کی آفت اور مصیبت ہے لہٰذا جب ڈکار آئے تو اُس وقت اللہ پاک کی حمد بیان کیجیے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیجیے کہ آفت اور مصیبت دُور ہو گئی۔

چھینک، ڈکار اور ہچکی میں سے کیا کس کی طرف سے ہے تو خیال رہے کہ ہر شے کا خالق اللہ پاک ہے مگر بُری

1 ...... بخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوب فلیضع یدہ...الخ، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶۔

2 ...... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس وجنودہ، ۲/۴۰۲، حدیث: ۳۲۸۹۔

3 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۱۹۔

www.dawateislami.net

چیزوں کی نسبت اللہ پاک کی طرف نہیں کرنی چاہیے لہٰذا یوں کہنا تو دُرست ہے کہ اللہ پاک نے مجھے صحت عطا کی اور اللہ پاک نے مجھے نعمت عطا کی اَلبتہ یہ کہنا دُرست نہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں اَولاد جیسی نعمت سے محروم رکھا ہے یا اللہ پاک نے ہمیں بیمار ڈال دیا ہے۔ میں نے اپنے پاس آنے والے خطوط میں اِس طرح کے جملے پڑھے ہیں کہ جن میں بیماری وغیرہ کی نسبت اللہ پاک کی طرف کی گئی تھی۔ قرآنِ کریم میں حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قول ہے: ﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شِفا دیتا ہے۔“ دیکھئے! حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ نہیں فرمایا کہ جب مجھے اللہ پاک بیمار کرتا ہے بلکہ بیمار ہونے کی نسبت اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ پاک مجھے شِفا دیتا ہے۔ اگرچہ بیماری اور سبھی چیزیں اللہ پاک کی طرف سے ہی ہوتی ہیں لیکن اَدب کا تقاضا یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ میں بیمار ہو گیا، مجھ سے بھول ہو گئی اور میرا نقصان ہو گیا نہ کہ اِس طرح کہا جائے کہ اللہ پاک نے میرا نقصان کر دیا ہے اور اللہ پاک نے مجھے اَولاد سے محروم رکھا ہے۔

لکھ کر ہی سلام کا جواب دینا ضَروری نہیں

سُوال: اگر کسی نے موبائل فون پر میسج میں سَلام لکھ کر بھیجا تو کیا لکھ کر ہی جواب بھیجنا ضَروری ہے یا بذریعہ آڈیو بھی جواب دے سکتے ہیں؟ (یوٹیوب کے ذَریعے سُوال)

جواب: لکھے ہوئے سَلام کا زبانی جواب دینے میں اِحتیاط زیادہ ہے لہٰذا زبانی جواب دے دینا چاہیے۔ اگر لکھ کر جواب دینا چاہیں تو فوراً دینا ہو گا مگر عام طور پر فوراً جواب دیا نہیں جاتا، اِس لیے جیسے ہی لکھا ہوا سَلام پڑھا تو فوراً زبان سے جواب دے دیا جائے۔ زبانی جواب دینے میں اگرچہ سَلام بھیجنے والا جواب سُن نہیں پائے گا لیکن جواب ہو جائے گا کیونکہ سلام بھیجنے والا اگر دُور ہو تو اُسے سَلام کا جواب سُنانا واجب نہیں۔[2] البتہ اگر سامنے موجود ہو تو اُسے اِتنی آواز سے جواب دینا ضَروری ہے کہ کوئی رُکاوٹ (مثلاً شور و غُل وغیرہ) نہ ہونے کی صورت میں وہ سَلام کا جواب سُن لے۔[3] یاد رَکھیے! لکھے

---

1 ...... پ۱۹، الشعراء: ۸۰۔ 2 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۶۳، حصہ: ۱۶ ماخوذاً۔ 3 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۶۴، حصہ: ۱۶ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ہوئے سَلام کا جواب دینا بھی واجِب ہے۔[1] (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اِرشاد فرمایا:) لکھے ہوئے سَلام کا جواب لکھ کر اور زبانی دونوں طریقوں سے دیا جاسکتا ہے مگر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا طریقۂ کار یہی تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھے ہوئے سَلام کا زبانی طور پر فوراً جواب دے دیا کرتے تھے۔[2] (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا آج سے نہیں بلکہ زمانے سے یہ معمول ہے کہ میں خُطوط اور پرچیوں میں لکھے ہوئے سَلام کا زبانی طور پر فوراً جواب دیتا ہوں اور اگر لکھ کر دینا ہو تو پھر "وَعَلَیْکُمُ السَّلَام" کے بجائے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" سے شروع کرتا ہوں اور صوتی پیغام میں بھی میرا اَنداز یہی ہے۔ ہمارے یہاں عام طور پر صوتی پیغام میں جواباً "وَعَلَیْکُمُ السَّلَام" کہا جاتا ہے یہ طریقہ بھی غَلَط نہیں ہے۔

اِخلاص کسے کہتے ہیں؟

سُوال: اِخلاص کسے کہتے ہیں اور مُحَرَّمُ الْحَرَام میں لوگوں کو شربت پلانے میں کیا نیت کرنی چاہیے؟ نیز اِیصالِ ثواب کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: خالص اللہ پاک کی ذات کو راضی کرنے کے لیے بندہ جو کام کرے کہ اس میں غیر کا دَخل نہ ہو اور اللہ پاک کے سِوا کسی اور کو راضی کرنا مقصود نہ ہو "اِخلاص" کہلاتا ہے۔[3] نیت یہ ہو کہ میں نے مُحَرَّمُ الْحَرَام میں جو شربت پلانا ہے اِس کا ثواب امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور دِیگر شہدائے کربلا کو پہنچانا ہے۔ اِیصالِ ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ یَا اللہ! میں نے جو شربت بنایا ہے اِس کا ثواب کربلا والے شہیدوں کو پہنچے، اِس طرح اِیصالِ ثواب کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ انہیں اِیصالِ ثواب ہو جائے گا۔ اِیصالِ ثواب کرنے کے لیے پاپڑ نہیں بیلنے پڑتے اور نہ یہ کہ اِیصالِ ثواب کوئی مولانا ہی پہنچا سکتا ہے۔ میں نے یہ قرآنِ پاک پڑھا ہے یَا اللہ! اِس کا ثواب اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما، اِس طرح کہنے سے اِیصالِ ثواب ہو گیا، اب مزید جس جس کو پہنچانا ہے ان کے نام بھی لے لیے جائیں مثلاً

1 ...... دُرِّمختار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۵۔ بہارِ شریعت، ۳/۴۶۳، حِصّہ:۱۶۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/۴۶۴، حِصّہ:۱۶۔

3 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب العلم، الفصل الثانی، ۱/۴۸۶، تحت الحدیث: ۲۲۸۔

www.dawateislami.net

ہمارے پیر صاحب، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اس کا ثواب پہنچا، اس طرح جن جن کا نام لیں گے اُن تک اِیصالِ ثواب ہو جائے گا۔ اگر یہ کہیں گے کہ ساری اُمَّت کو پہنچا تو ہر مسلمان تک پہنچے گا۔ اگر کہیں گے کہ میرے ماں باپ کو اِس کا ثواب پہنچا تو ماں باپ کو پہنچے جائے گا تو یوں اللہ پاک کی رَحمت سے اِیصالِ ثواب پہنچانا کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے۔

کیا مُحَرَّمُ الْحَرَام میں صرف پانی کا شربت بنانا دُرُست نہیں؟

سُوال: کیا یہ بات دُرُست ہے کہ مُحَرَّمُ الْحَرَام میں بنائے جانے والے شربت میں دُودھ شامل کرنا چاہیے اور خالی پانی کا شربت بنانا دُرُست نہیں؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرَام ہو یا کوئی اور مہینا یا دِن، شربت دُودھ کا بنائیں تب بھی حَلال ہے اور پانی کا بنائیں تب بھی حَلال ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں لیکن جتنی عمدہ چیز مسلمان کو پلائیں گے اس کا دِل اُتنا زیادہ خوش ہو گا اور ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ چونکہ دُودھ کا شربت زیادہ لذیذ ہوتا ہے اور پانی کا کم اِس لیے ان دونوں کے ثواب میں بھی فرق ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ حیثیت، نیت اور اِخلاص بھی قبولیت کے لیے اَہم عناصر ہیں۔

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دُودھ کے شربت پلاؤ

ایسوں کو ایسی غِذا تم پہ کروڑوں دُرُود (حدائقِ بخشش)

ایسوں سے مُراد مجھ جیسے گناہ گار ہیں کہ لاکھ گناہ کرتے رہیں مگر پیارے آقا رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ پھر بھی دُودھ کے شربت پلاتے ہیں۔

مُحَرَّمُ الْحَرَام میں بنایا جانے والا شربت کس کے لیے ہوتا ہے؟

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرَام میں بنایا جانے والا شربت حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لیے ہوتا ہے یا اللہ پاک کے لیے؟

جواب: یہ بڑی غَلَط فہمی ہے کہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی نیاز کیوں؟ اور سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شربت کیوں؟ سب کچھ بس اللہ پاک کے نام پر ہونا چاہیے۔ یاد رکھیے! یہ سب مجازی نسبتیں ہیں ورنہ حقیقت میں تو ہر شے اللہ پاک ہی کے لیے

www.dawateislami.net

ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں۔“ اِسی طرح ہر شے کا حقیقی مالک اللہ پاک ہے لیکن مجازی طور پر ملکیت کی نسبت اپنی طرف کرتے ہوئے اگر میں یہ کہوں کہ یہ مکان میرا ہے، یہ دُکان میری ہے اور یہ قلم میرا ہے تو کسی کو کوئی وَسوسہ نہیں آئے گا مگر جہاں میں نے یہ کہا کہ شربت حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ہے تو شیطان وسوسے ڈالنے لگ جاتا ہے۔ دَراصل مسئلہ یہی ہے کہ جو دِیوار نرم اور کمزور ہوتی ہے کیل اُسی میں چبھ جاتی ہے۔ جو آدمی بے چارہ ڈھیلا ہوتا ہے وہ جلدی اِس طرح کے وَسوسوں میں پڑ جاتا ہے کہ اللہ کا شربت اور اللہ کی نیاز بولنا چاہیے جبکہ غوثِ پاک اور خواجہ صاحب کی نیاز نہیں بولنا چاہیے۔ یاد رہے جب قلم میرا ہو سکتا ہے، مکان آپ کا ہو سکتا ہے، کاپی آپ کی ہو سکتی اور جیب میں موجود رَقم آپ کی ہو سکتی ہے تو پھر نیاز غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی اور شربت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا کیوں نہیں ہو سکتا؟ اِسی طرح مَساجد کس کی ہیں؟ مَساجد جب اللہ ہی کا گھر ہیں تو پھر مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام مَسْجِدُ اللہ رکھنا چاہیے کیونکہ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی حقیقت میں اللہ ہی کی مسجد ہے، اِسے مسجدِ نبوی یعنی نبی کی مسجد نہیں کہنا چاہیے کہ اس میں اللہ پاک کے سِوا غیر کی طرف نسبت ہے۔ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں خود سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”میری مسجد“[2] حالانکہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو فرمائیں وہ شریعت ہے۔ یاد رَکھیے! جس طرح دِیگر چیزوں میں مجازی نسبتیں ہوتی ہیں اِسی طرح شربت کی نسبت بھی مجازی طور پر سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شربت اور اِس سے مُراد یہ ہوتی ہے کہ اِس شربت کا ثواب امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو پہنچایا جائے گا۔ اِسی طرح امامِ حسین کا کھچڑا، امامِ حسین کی نیاز اور غوثِ پاک کا بکرا کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر شیطان اور شیطان کے چیلوں سے دوستیاں رکھیں گے تو شیطان کیلیں گاڑتا رہے گا، اس لیے ہمیں اس بات پر پکا ہو جانا چاہیے کہ عُلَمائے اہلِ سنّت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ جو ہمیں سکھاتے ہیں وہ صحیح سکھاتے ہیں اور اس پر ہماری آنکھیں بند ہیں۔

---

1 ...... پ: ۲۷، النجم: ۳۱۔ 2 ...... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ما جاء فی الصلاۃ ... الخ، ۲/۱۷۶، حدیث: ۱۴۱۳۔

www.dawateislami.net

میں ہوں سُنّی رہوں سُنّی مَروں سُنّی مدینے میں

بقیعِ پاک میں بن جائے تُربت یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش)

بچوں کے نام رکھنے سے متعلق راہ نمائی

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرام میں پیدا ہونے والے بچے کا مُحَرَّمُ الْحَرام کی نسبت سے کوئی اچھا سا نام بتا دیجیے۔

جواب: میں نے آج تک کسی کو بُرا نام بتایا ہی نہیں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری یہ عادت ہے کہ میں اچھوں میں اچھا نام بتاتا ہوں کیونکہ جب میں کسی کی بُرائی چاہتا ہی نہیں تو اُسے بُرا نام کیوں دوں گا؟ زیادہ تر یہی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں لڑکے کا نام محمد رکھتا ہوں یا کبھی احمد رکھتا ہوں کیونکہ اِن دونوں ناموں کے بڑے فضائل ہیں اور جو تعظیم اور بَرَکت کے لیے یہ نام رکھے تو نام رکھنے والے کے لیے مَغفِرت کی بشارت ہے۔[1] اِسی طرح پکارنے کے لیے بھی میں اچھا ہی نام دیتا ہوں۔ چاہے مُحَرَّمُ الْحَرام ہو یا بقر عید ہو یا رَمَضانُ المبارک میری طرف سے اچھا ہی نام دیا جاتا ہے اور اِس لحاظ سے مُحَرَّمُ الْحَرام کی کوئی خصوصیت نہیں کہ میں مُحَرَّمُ الْحَرام میں تو اچھا نام دوں اور باقی مہینوں میں بُرا۔ بچوں کا نام اچھا ہی رکھنا چاہیے کہ اچھا نام اچھی فال اور اچھی نشانی ہے اور جس کا اچھا نام رکھا جائے گا اس کے ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ اچھائی ہو گی مگر آج کل لوگ مَعَاذَ اللہ فلم ایکٹروں، کرکٹروں اور فنکاروں کے نام پر بچوں کے نام رکھنا پسند کرتے ہیں۔ اِسی طرح لوگ یونیک نام رکھنے کی بھی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور جیسا بھی یونیک نام سامنے آئے رکھ دیتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے بچوں کے نام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے ناموں پر رکھے جائیں۔ آجکل لوگ یٰسین اور طٰہٰ نام رکھتے ہیں، اِس طرح کے نام رکھنے کی بھی اِجازت نہیں کیونکہ یہ حروفِ مقطعات ہیں جن کے معنٰی اللہ پاک جانتا ہے اور اس کے بتانے سے اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانتے ہیں، ہمیں ان کے معنٰی معلوم نہیں اس لیے یہ نام نہیں رکھ سکتے، ہاں غلام یٰسین اور غلام طٰہٰ نام رکھے جاسکتے ہیں۔

باقی رہا یہ کہ میں مُحَرَّمُ الْحَرام کی نسبت سے کوئی اچھا سا نام بتاؤں تو اس کے لیے نام پوچھنے والے کا تنظیمی ذِمّہ دار

1 ...... کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، الجزء ۱۶، ۸/۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۱۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ہونا اور مَدَنی فیس دینا ضَروری ہے۔ اگر میں بغیر کسی شرط کے نام دوں گا تو اتنے لوگ نام پوچھیں گے کہ سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ پہلے میرے پاس نام لینے کے لیے پوری پوری لسٹیں آیا کرتی تھیں اور یوں لوگ مجھے کھانے دیتے تھے نہ پینے، پھر میں نے نام دینے کے لیے پابندیاں لگائیں کہ اگر تنظیمی ذِمَّہ داریاں ہوں تو نام پوچھیں ورنہ نہیں اور یہ شرط لگائی کہ مجھ سے نام لینے کے لیے کم از کم ذیلی حلقے کا نگران ہونا ضَروری ہے۔ اب بھی نام لینے کے لیے مجھ سے کہا جاتا ہے کہ نام بتا دیجیے کہ نام پوچھنے والا مَدَنی کام بہت کرتا ہے، اگرچہ اُس کے گھر کے سارے اَفراد بے نمازی ہوں اور حقیقت میں وہ بداَخلاقیوں کا مجموعہ ہو مگر نام لینے کے لیے اُسے فضیلتوں کا مجموعہ بنا دیا جاتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ نے ایک کتاب بنام "نام رکھنے کے اَحکام" شائع کی ہے، اِس کتاب میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں نام دیئے گئے ہیں لہٰذا اِس میں سے نام منتخب کر کے رکھے جاسکتے ہیں۔ نیز اِس کتاب میں ناموں کے ساتھ ساتھ ضَروری مَسائل اور جن ناموں کو رکھنا منع ہے ان کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب ہر گھر کی ضَرورت ہے کیونکہ عام طور پر سب کے یہاں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اِس کتاب میں ناموں کے ساتھ اُن کے معنٰی بھی لکھ دیئے گئے ہیں، اپنے ناموں کے معانی بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ صرف مفید نہیں بلکہ ایک مفید ترین کتاب ہے لہٰذا اِس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کر کے اپنے گھروں میں ضرور رکھا جائے۔

"وَالنَّاس" نام رکھنا کیسا؟

سُوال: بچی کا نام "وَالنَّاس" رکھنا کیسا ہے؟

جواب: "وَالنَّاس" نام رکھنا جائز ہے کہ اِس کا معنٰی بُرا نہیں ہے۔ "وَالنَّاس" کے معنٰی ہیں "اور اِنسان" اگر کسی نے شرارت میں خَنَّاس بولنا شروع کر دیا تو معنٰی پتا ہونے کی صورت میں جھگڑا ہو جائے گا ورنہ سمجھیں گے کہ خَنَّاس نام بھی اچھا ہے اور اس طرح کسی سے سُن کر کوئی خَنَّاس نام رکھ بھی لے تو تعجب نہیں۔ "وَالنَّاس" اگرچہ قرآنِ پاک کا لفظ ضَرور ہے مگر جو لفظ قرآنِ پاک میں آیا اس کا نام ہی رکھ لیا جائے یہ ضَروری نہیں کیونکہ قرآنِ پاک میں تو ابلیس، فرعون اور شیطان کا لفظ بھی آیا ہے۔ بچیوں کے نام پاک بیبیوں، صحابیات، وَلِیّات اور جو بزرگ خواتین گزری ہیں ان کے ناموں

www.dawateislami.net

پر رکھنا اچھا ہے۔

زندگی پر نام کے اچھے بُرے اثرات

سُوال: کیا زندگی پر نام کے اَثرات مُرتب ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! زندگی پر نام کے اَثرات مُرتب ہوتے ہیں۔[1]

کھچڑے کا صحیح نام کیا ہے؟

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرَام کے مہینے میں لوگ ”حلیم“ بناتے ہیں جسے کوئی ”کھچڑا“ کہتا ہے اور کوئی ”دَلیہ“، لہٰذا آپ اس کا صحیح نام بتادیجیے۔

جواب: کھچڑے کا صحیح نام ”لَحِیْم“ ہے جس کے معنٰی ”گوشت“ ہیں، پھر اِسے ”حَلِیْم“ بولا جانے لگا مگر ہم ”حَلِیْم“ اِس لیے نہیں کہتے کہ ”حَلِیْم“ اللہ پاک کا نام ہے۔ لَحِیْم کو اُردو میں ”کھچڑا“ کہا جاتا ہے۔ کھچڑے کو ”حَلِیْم“ بولنا گناہ نہیں ہے کیونکہ اسے ”حَلِیْم“ کہنے میں مَعَاذَ اللہ یہ نیت نہیں ہوتی کہ اسے اس لیے حَلِیْم بول رہے ہیں کہ حَلِیْم اللہ پاک کا نام ہے۔ اگرچہ حَلِیْم کہنے میں توہین اور بے اَدَبی کی نیت نہیں ہوتی اور نہ ہی حَلِیْم بولنا گناہ ہے مگر اَدب کا تقاضا یہ ہے کہ کھچڑا بولا جائے اس لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ لوگوں کی ایک تعداد ہے جو اسے کھچڑا بولتی ہے۔

---

1 ...... رَسُولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا اَدب سکھائے۔ (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاهلین، ۶/ ۴۰۰، حدیث: ۸۶۵۸) اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرت علّامہ عبد الرؤوف مَناوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نقل کرتے ہیں: اُمَّت کو اچھا نام رکھنے کا حکم دینے میں اِس بات پر تنبیہ ہے کہ آدمی کے کام اس کے نام کے مُطابق ہونے چاہئیں کیونکہ نام اِنسان کی شخصیت کیلئے جسم کی طرح ہوتا اور اس کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ اللہ پاک کی حکمت اِس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ نام اور کام میں مناسبت اور تعلق ہو۔ نام کا اثر شخصیت پر اور شخصیت کا اثر نام پر ظاہر ہوتا ہے۔ (فیض القدیر، ۳/ ۵۲۲، تحت الحدیث: ۳۷۴۵) مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه لکھتے ہیں: عُلَما فرماتے ہیں کہ اپنی اَولاد کے نام اچھے رکھو، نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے۔ بُرے نام والے کو لوگ اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔ اچھے نام والے کے کام بھی اِنْ شَآءَ اللہ اچھے ہوتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۶۳)

www.dawateislami.net

دِینی کتابوں کی قیمت کو ہدیہ کہنے کی وجہ

سُوال: دِینی کتابوں کی قیمت کو ”ہدیہ“ کیوں کہا جاتا ہے؟(1)

جواب: دِینی کتابوں کی قیمت کو اِحتراماً ”ہدیہ“ کہا جاتا ہے۔ جس طرح ہم ماں باپ اور دادی وغیرہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے جو اِہتمام کرتے ہیں اُسے ”فاتحہ“ کہتے ہیں اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اِیصالِ ثواب کے لیے کیے گئے اِہتمام کو اِحتراماً ”نیاز“ بولتے ہیں حالانکہ نیاز اور فاتحہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اِسی طرح جب کوئی چھوٹا آتا ہے تو ہم اُسے کہتے ہیں بیٹھ جا اور جب کوئی بڑا آتا ہے تو اسے کہتے ہیں تشریف رکھیے حالانکہ دونوں کے ایک ہی معنیٰ ہیں مگر ہم بڑوں کو اِحتراماً ”تشریف رکھیے“ بولتے ہیں۔ پہلے ہمارے یہاں حج سے واپسی پر حاجی جو تحائف مثلاً کھجوریں، زَم زَم شریف اور کچھ یہاں کی خریدی ہوئی چیزیں جیسا کہ مُرمُرے وغیرہ تحفے میں دیتے تھے اسے ”ہدیہ“ کہا جاتا تھا۔

امیرِ اہلِ سنّت کی حاضریٔ مدینہ کے اَسباب کس طرح بنے؟

سُوال: اِس بار آپ کی حاضریٔ مدینہ کے اَسباب کس طرح بنے؟

جواب: ایک سَیِّدہ مَدَنی مُنّی نے اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں میری حاضریٔ مدینہ سے متعلق دَرخواست ڈالی۔ اِسی طرح جس دِن محفلِ مدینہ تھی اور جب حاجیوں کو گجرے ڈالے جارہے تھے اُس وقت ایک سَتّر اَسّی سال کے بوڑھے بزرگ کو مجھ پر بہت رحم آیا اور انہوں نے جَذبے کے ساتھ مجھ سے کہا کہ میں آپ کے لیے دُعا کروں گا کہ اللہ پاک آپ کو حج کرائے اور مدینہ دِکھائے۔ عین ممکن ہے کہ اس مَدَنی مُنی کا اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں دَرخواست ڈالنا میری حاضری کا سبب بن گیا ہو یا پھر اُس بزرگ نے جو جَذبے کے ساتھ کہا تھا کہ میں دُعا کروں گا اُن کی بات رکھ لی گئی ہو۔ بہرحال جو بھی سبب بنا اللہ پاک اُسے بہتر جانتا ہے مگر اللہ پاک کی رَحمت سے میں مدینے پہنچ گیا حالانکہ میری حاضری کی کوئی ترکیب نہیں تھی یہاں تک کہ حج کے فارم بھی بھرے جاچکے

---

1 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

تھے مگر اللہ پاک نے کرم فرما دیا اور میری حاضری ہو گئی ۔ حاضریٔ مدینہ میں میری ایک نیت یہ بھی تھی کہ میں اُن خَائِنِیْن (یعنی خیانت کرنے والوں) کا مُنہ کالا کروں گا کہ جنہوں نے میرے بارے میں یہ جھوٹی اَفواہ پھیلا رکھی ہے کہ اس کے حَرَمَیْن طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا جانے پر پابندی ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ مجھ پر کوئی پابندی نہیں اور پابندی ہو بھی کس لیے سکتی ہے کیونکہ نہ تو میں کوئی سیاسی رَاہنما ہوں اور نہ میری کسی سے جنگیں چھڑی ہوئی ہیں۔ اللہ پاک کی رَحمت سے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ میری حَرَمَیْن طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں حاضری ہوئی اور دُنیا نے دیکھا کہ میری حاضری ہوئی، ایسا نہیں کہ میرے بارے میں جھوٹی اَفواہ اُڑا دی گئی ہو کہ یہ مدینے شریف گیا ہے بلکہ میری حاضری کو دُنیا نے دیکھا ہے۔ یاد رَکھیے! جب میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلاتے ہیں تو کوئی روک نہیں سکتا۔

لَبَّیْک کہتے ہوئے کیا تصوُّر ہونا چاہیے؟

سُوال: لَبَّیْک کہتے ہوئے کیا تصوُّر ہونا چاہیے؟

جواب: لَبَّیْک کہتے ہوئے اِس کے معنٰی پر نظر رکھنا مناسب ہے۔ لَبَّیْک کے معنٰی ہیں "میں حاضر ہوں" اور اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک کے معنٰی ہیں "اے اللہ میں حاضر ہوں" جب بندہ "لَبَّیْک" کہہ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا تصوُّر کرے تو پھر سنجیدہ ہو جائے اور روئے یا رونے جیسا اَنداز اِختیار کرے۔ یاد رَکھیے! یہ رونا دِکھلاوے یا رِیاکاری کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔ جب ہمارے بزرگانِ دِین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ لَبَّیْک کہتے تو خوفِ خُدا کے باعث بے ہوش ہو جایا کرتے چنانچہ "حضرتِ سَیِّدُنا اِمام زینُ الْعابدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے جب اِحرام باندھا تو لَبَّیْک نہیں پڑھ پا رہے تھے، کہا گیا: لَبَّیْک کہیے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے اِرشاد فرمایا: اگر میں لَبَّیْک کہوں اور آواز آئی لَالَبَّیْک (یعنی تم حاضر نہیں ہو) تو میرا کیا بنے گا! عرض کیا گیا: اِحرام کی نیت میں لَبَّیْک کہنا ضَروری ہے چنانچہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے لَبَّیْک کہا تو بے ہوش ہو گئے اور پھر جب جب لَبَّیْک کہتے تو بے ہوش ہو جاتے۔"[1] آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کا نام علی بن حسین اور زَیْنُ الْعَابِدِیْن (یعنی عبادت گزاروں کی زینت) لقب ہے مگر نام کی بنسبت لقب زیادہ مشہور ہے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کو پہچان کے لیے علی اوسط یعنی دَرمیانے علی کہا جاتا تھا

1 ...... تھذیب التھذیب، حرف العین، من اسمہ علی، ۵ / ۶۷۰۔

www.dawateislami.net

کیونکہ ایک علی ان سے بڑے اور ایک چھوٹے تھے، بڑے علی جنہیں "علی اکبر" کہا جاتا ہے یہ کربلا میں شہید ہوئے اور چھوٹے علی جنہیں "علی اصغر" کہا جاتا ہے یہ بھی چھ ماہ کی عمر میں کربلا میں شہید ہوئے۔ دیکھیے! اتنے بڑے عبادت گزار اور نواسۂ رَسُول کے شہزادے ہونے کے باوجود حضرتِ سَیِّدُنا اِمام زینُ العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ میں کیسا خوفِ خُدا تھا کہ اس لیے لَبَّیْك نہیں کہہ پا رہے تھے کہ کہیں لَا لَبَّیْك نہ کہہ دیا جائے جبکہ ہم لوگ ہنس ہنس کر لَبَّیْك پڑھتے ہیں۔ کوشش کیجیے کہ خوفِ خدا میں ڈوب کر خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ پاک کی طرف متوجہ ہو کر لَبَّیْك پڑھیے کہ اس کا اپنا لطف ہے۔

کھلاڑی کس طرح دِین کا کام کریں؟

سُوال: میں دِین کا کام کس طرح کر سکتا ہوں؟ (ایک کھلاڑی کا سُوال)

جواب: آپ دِین کا کام اِس طرح کر سکتے ہیں کہ نماز کی پابندی کریں، جتنا ہو سکے سنتوں پر عمل کرتے رہیں، خود کو گناہوں سے بچائیں اور دوسروں کو نیکی کی، نماز کی اور سنتوں پر عمل کی دعوت دیتے رہیں۔ اگر اللہ پاک موقع دے تو مَدَنی قافلوں میں سنتوں بھرا سفر اِختیار کریں۔ جب اسلامی بھائی فیضانِ سُنَّت کا دَرس دیں تو اس میں شریک ہوں بلکہ آپ خود بھی فیضانِ سُنَّت کا دَرس دیں اور جب مَدَنی دورہ ہو جس میں عام طور پر عصر کے بعد اسلامی بھائی گھر گھر دُکان دُکان جا کر نیکی کی دعوت دیتے ہیں تو اس میں بھی شریک ہوں۔ یوں جب مل جل کر 12 مَدَنی کام کرتے رہیں گے تو مدینہ مدینہ ہوتا رہے گا۔ آپ تو مشہور شخصیت ہیں اِس لیے اگر آپ کسی کو دعوت دیں گے تو شاید وہ زیادہ توجہ سے سُنے گا لہٰذا آپ اپنی شہرت سے دِینی فائدہ اُٹھائیں اور لوگوں کو آخرت کی طرف لائیں۔

❀❀❀

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	بچوں کے نام رکھنے سے متعلق راہ نمائی	11
کالے جادو کا عِلاج	1	”وَالنَّاس“ نام رکھنا کیسا؟	12
سال پورا ہونے سے کیا مُراد ہے؟	3	زندگی پر نام کے اچھے بُرے اَثرات	13
زکوٰۃ کی اَدائیگی کے لیے دِن مُعَیَّن کرنے کا طریقہ	4	کھچڑے کا صحیح نام کیا ہے؟	13
اَوَّابِیْن کے کیا معنیٰ ہیں؟	5	دِینی کتابوں کی قیمت کو ہدیہ کہنے کی وجہ	14
ہچکی کس کی طرف سے ہے؟	6	امیرِ اہلِ سنَّت کی حاضریٔ مدینہ کے اَسباب کس طرح بنے؟	14
لکھ کر ہی سلام کا جواب دینا ضَروری نہیں	7	لَبَّیْك کہتے ہوئے کیا تصوُّر ہونا چاہیے؟	15
اِخلاص کسے کہتے ہیں؟	8	کھلاڑی کس طرح دِین کا کام کریں؟	16
کیا مُحَرَّمُ الْحَرَام میں صرف پانی کا شربت بنانا دُرُست نہیں؟	9	فہرست	17
مُحَرَّمُ الْحَرَام میں بنایا جانے والا شربت کس کے لیے ہوتا ہے؟	9	ماخذ و مراجع	17

ماخذ ومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
ابن ماجہ	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
تھذیب التھذیب	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت
فیض القدیر	علامہ عبد الرؤوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ اہل سنت (احکامِ زکوٰۃ)	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
بیمار عابد	امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**غورو فکر**" کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8

0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net